از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 مارچ، 1995

گلزارا سنگھ

بنام

دی کلیکٹر، لدھیانہ ودیگراں

[کے راما سوامی اور این وینکٹا چلا، جسٹس صاحبان]

نزول اراضی (منتقلی) قوائد، 1956: قوائد 2(d)، 3 اور 3A: 'نزول اراضی'- رہن والی نزول اراضی کی منتقلی- طریقہ کار- جہاں نزول اراضی پر ملکیت کے رہن کا بار ہے اسے خود ریاست یا امداد دینے والے کے ذریعے چھڑایا جاسکتا ہے۔

(گورنمنٹ) گرانٹس ایکٹ، 1895: دفعات 2 اور 3۔

اراضی- حکومتی امداد- ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ 1882 اور ریڈیمپشن آف مارگیج (پنجاب) ایکٹ 1913 کی توضیعات ایسی زمین کے سلسلے میں لاگو نہیں ہوتیں۔

حدبندی ایکٹ، 1964: دفعہ 30 (جیسا کہ ایکٹ 10، سال 1969 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے) رہن شدہ نزول اراضی- کی تلافی- حدِ مدت۔

اپیل کنندہ کو 27 جون 1968 کو کچھ نزول اراضی دی گئی تھی بشرطیکہ وہ رہن کی تلافی کے لیے 1,520 روپے کی رقم ادا کرے۔ انہوں نے 30 جون 1968 کو رقم ادا کی اور 11 ستمبر 1968 کو زمین پر قبضہ کر لیا گیا۔ تاہم، 13 ستمبر 1968 کی اپنی کارروائی کے ذریعے کلکٹر نے امداد کو اس بنیاد پر منسوخ کر دیا کہ چونکہ جواب دہندہ 50 سال سے زیادہ عرصے سے ملکیت رہن کے طور پر زمین کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

قبضے میں تھے اور ان سے لطف اندوز تھے، اس لیے انہیں بے دخل نہیں کیا جا سکتا اور جائیداد کو ریڈیمپشن آف مارگیج (پنجاب) ایکٹ، 1913 کی توضیعات کے عمل سے چھڑایا نہیں جا سکتا۔

اپیل کنندہ نے امداد کی منسوخی کو چیلنج کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا اور ٹرائل کورٹ نے مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ اپیلٹ عدالت میں مدعاعلیہ نے تسلیم کیا کہ چھٹکارا حد کے اندر تھا لیکن اس نے دلیل دی کہ ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا تھا اور مقدمے کی تاریخ تک اسے روک دیا گیا تھا اور اس وجہ سے، اپیل کنندہ کی طرف سے ادائیگی قانون کے مطابق نہیں تھی اور رہن کو مقدمے کی تاریخ کے مطابق قانون کے مطابق چھٹکارا نہیں دیا گیا تھا۔ اس نتیجے کو اپیلٹ کورٹ نے نکار دیا جس نے ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کی۔ اگرچہ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کے حق میں عملی طور پر تمام نتائج ریکارڈ کیے، یہ کہتے ہوئے کہ امداد درست تھی اور منسوخی کالعدم، غیر فعال اور اپیل کنندہ کو پابند نہیں کرتی، اپیل کی اجازت دی اور قبضے کے لیے ڈگری کو اس بنیاد پر الٹ دیا کہ رہن کو ایکٹ کی توضیعات کے مطابق چھڑایا نہیں گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کی اجازت دینا اور عدالت عالیہ کی ڈگری اور فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ 1. (گورنمنٹ) گرانٹس ایکٹ، 1895 کے دفعات 2 اور 3 یہ واضح کرتے ہیں کہ نہ صرف پراپرٹی ٹرانسفر ایکٹ کی توضیعات کا اطلاق سرکاری امداد یا زمین کی منتقلی پر نہیں ہوگا، بلکہ قانون کی کسی بھی حکمرانی یا قانون یا ریاستی قانون سازیہ کی قانون سازی بشمول 1913 کے ایکٹ کا نفاذ بھی نزول اراضی کی امداد یا منتقلی سے خارج ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ کو 1913 کے ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کی ضرورت کو ختم کر دیا گیا۔

2. نزول اراضی (منتقلی) قوائد، 1956 کے تحت، کلکٹر کی طرف سے دی گئی زمین 10 ایکڑ سے کم ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ کو زمین کی امداد درست تھی۔

3. جب نزول اراضی پر ملکیت کے رہن کا بوجھ ہوتا ہے، تو ریاست کو یہ اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ یا تو خود رہن دار کو رقم ادا کر کے رہن کو چھڑائے یا امداد دینے والے رہن دار کو رقم ادا کر کے رہن کو چھڑانے کا حقدار ہوگا۔ قاعدہ 3A اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ملکیت کے رہن کے بوجھ سے دوچار زمینوں کے لیے زمین کو لاوارث املاک کے طور پر حوالے کرنے کے باوجود، ریاست پر خود یا امداد دینے والے یا مُنتقِل الیہ کے ذریعے چھٹکارے کی رقم ادا کر کے زمین کو چھڑانے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے حق کا بوجھ ہے۔اس طرح کی زمین کے لیے امداد یا منتقلی قیمت کے لیے تھی۔ رہن کی رقم کو قیمت سمجھا جاتا تھا۔زیادہ ہونے کی صورت میں مقررہ قیمت اور رہن کی رقم کے درمیان فرق ریاست کو ادا کیا جاتا تھا۔اس معاملے میں، تسلیم شدہ طور پر، مقررہ قیمت رہن کے تحت قابل ادائیگی رقم تھی جو اپیل کنندہ نے جمع کرائی تھی۔

4. اس حقیقت کے پیش نظر کہ ریاست کو خود ملکیت کے رہن کے بوجھ سے دوچار نزول اراضی کو چھڑانے کا حق حاصل ہے، اسی زمین کی امداد چھٹکارے کے تابع ہے، امداد دینے والے کو ریاست کو دستیاب حدود کے اندر چھٹکارے کا حق حاصل ہوتا ہے۔یہ حکم کے قیود سے ہو سکتا ہے، یعنی رہن دار کو ادائیگی کرنا یا حکومت کے پاس جمع کرنا۔چونکہ یہ حکم خاص طور پر حکومت کے ساتھ ادائیگی کا دعوی کرتا ہے اور اسے ادا کر دیا گیا تھا، اس لیے 1913 کے ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کی ضرورت کو نہ صرف (گورنمنٹ) گرانٹس ایکٹ کے دفعہ 3 کے عمل سے بلکہ نزول اراضی کی امداد یا منتقلی کی قیود سے بھی ختم کر دیا گیا ہے۔

5. حدبندی ایکٹ، 1918 نے ریاست کے لیے رہن کو چھڑانے کے لیے 60 سال کا وقت مقرر کیا لیکن حدبندی ایکٹ، 1963 نے 30 سال کا وقت مقرر کیا جو یکم جنوری 1964 سے نافذ ہوا تھا۔نئے حدبندی قانون کی دفعہ 30 میں کہا گیا ہے کہ جہاں پرانے قانون میں دی گئی حد کو نئے قانون کے ذریعے کم کیا گیا ہے، وہاں یکم جنوری 1964 سے پانچ سال کے اندر مقدمہ دائر کیا جائے گا۔مزید ترمیم کے ذریعے رہن کے چھٹکارے کے لیے حد کی مدت 1971 تک بڑھا دی گئی۔چونکہ نزول اراضی کی امداد 1968 میں دی گئی تھی اور رقم 30 جون 1968 کو جمع کی گئی تھی، لہذا اپیل کنندہ نے امداد کے حکم میں موجود رقم کی ادائیگی کر کے رہن کو قانونی طور پر چھڑایا تھا۔

اپیلیٹ دیوانی دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3171، سال 1986۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے باقاعدہ دوسری اپیل نمبر 1506، سال 1975 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس۔ایم۔اشری۔

جواب دہندگان کے لیے آر سی کوہلی، اننت وی پالی، مس ریکھا پالی، سنجے بنسل اور جی کے بنسل کے لیے او پی کھلر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا فیصلہ کے راماسوامی، جسٹس نے سنایا۔

راماسوامی، جسٹس- خسرہ نمبر 1/ 2,11,12,19/ 10 / 75 والی زمینیں دیگر نزول اراضیوں کے ساتھ 25 کنال 4 مرلہ کی پیمائش کرنے والی کل 47 کنال کی حد میں 3 مرلے بسی گجران، تحصیل سمرالا، ضلع لدھیانہ میں واقع ہیں، کلکٹر، لدھیانہ نے 27 جون 1968 کو فائل نمبر 217 میں اپیل کنندہ کو منظور کیا تھا، بشرطیکہ اپیل کنندہ اس سلسلے میں رہن کی تلافی کے لیے 1,520 روپے کی رقم ادا کرے۔ مذکورہ بالا میں سے 25 کنال 4 مرلہ زمین۔ اس کے مطابق، اپیل کنندہ نے 30 جون 1968 کو کلکٹر کے پاس مذکورہ رقم جمع کرائی تھی۔ اپیل کنندہ کو 11 ستمبر 1968 کو مذکورہ زمین پر قبضہ کر لیا گیا تھا۔ 13 ستمبر 1968 کی کارروائی کے ذریعے، کلکٹر نے اپیل گزار کو نوٹس دیے بغیر مذکورہ امداد کو اس بنیاد پر منسوخ کر دیا کہ مدعا علیہان - رہن دار، یعنی فقیر چند، پریم پرکاش اور گورداس رام، 50 سال سے زیادہ عرصے سے قبضے میں اور لطف اندوز تھے اور انہیں بے دخل نہیں کیا جا سکتا اور جائیداد کو ریڈیمپشن آف مارگیج (پنجاب) ایکٹ، 1913 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی توضیعات کے عمل سے چھڑایا نہیں جا سکتا اور 21 ستمبر 1968 کو مدعا علیہان کو قبضہ دوبارہ منتقل کر دیا گیا۔

اپیل کنندہ نے دیوانی مقدمہ نمبر 204، سال 1970 دائر کیا جس میں امداد کو منسوخ کرنے اور جواب دہندگان کو زمینوں کا قبضہ دوبارہ فراہم کرنے کے حکم کو چیلنج کیا گیا۔ ثبوت پیش کرنے کے بعد، ٹرائل کورٹ نے فریقین کی طرف سے پیش کردہ شواہد پر غور کیا اور 17 مارچ 1972 کے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے مقدمے کا فیصلہ سنایا اور اپیل پر اس کی تصدیق کر دی گئی۔ پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ نے باقاعدہ دوسری اپیل نمبر 1506/75 میں، اگرچہ اپیل گزار کے حق میں عملی طور پر تمام نتائج ریکارڈ کیے، یہ کہتے ہوئے کہ امداد درست تھی اور منسوخی کالعدم، غیر فعال اور اپیل گزار کو پابند نہیں کرتی، اپیل کی اجازت دی اور قبضے کی ڈگری کو اس بنیاد پر الٹ دیا کہ رہن کو ایکٹ کی توضیعات کے مطابق چھڑایا نہیں گیا تھا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ اپیل کنندہ کو قبضہ کی راحت سے انکار کرنے میں درست ہے۔ حکومت پٹیالہ اور مشرقی پنجاب ریاستی یونین کے 28 مئی 1956 کے نوٹیفکیشن کے قاعدہ 2(d) کے تحت نزول اراضیوں کی امداد کے لیے نزول اراضی (منتقلی) قوائد، 1956 (مختصر طور پر، 'قوائد') بنائے گئے ہیں۔ قاعدہ 2(d) نزول اراضی کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ (i) وہ زمین جو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ریاستی حکومت کو دی گئی ہے اور جسے ریاستی حکومت نے پہلے ہی کسی مقصد کے لیے مختص نہیں کیا ہے (ii) ایسی دوسری زمینیں جو ریاستی حکومت ان قواعد کے تحت منتقل کرنے کے لیے دستیاب کر سکتی ہے۔ قاعدہ 3 نزول اراضی کی منتقلی کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ شق (b) متعلقہ ہے جو اس طرح پڑھتی ہے:-

"(b) اس گاؤں میں جہاں نزول اراضی 10 ایکڑ یا اس سے زیادہ دستیاب ہے، درج فہرست ذاتوں کی زمین کی مالکانہ کوآپریٹو سوسائٹیاں درج فہرست ذات کے خاندانوں کے سربراہ سیریل کے مطابق تشکیل دے سکتے ہیں اور نزول اراضی انہیں الاٹ کی جا سکتی ہے۔ اگر کوآپریٹو سوسائٹی نہیں بنائی جا سکتی، تو نزول اراضی موجودہ کرایہ داروں، یعنی درج فہرست ذاتوں کے اراکین کو انفرادی طور پر نزول کی یونٹ تک الاٹ کی جا سکتی ہے جیسا کہ قواعد میں بیان کیا گیا ہے بشرطیکہ وہ اپنی کسی بھی زمین کے مالک نہ ہوں۔ جو لوگ کچھ زمین کے مالک ہیں، انہیں ایسے علاقے کی اجازت دی جا سکتی ہے جو ان کے اپنے علاقے میں شامل ہونے پر نزول اراضی کی اکائی بن جائے اور باقی درج فہرست ذاتوں کے دیگر ارکان کو الاٹ کیا جا سکے۔"

ان قوانین کے تحت، کلکٹر کی طرف سے دی گئی زمین 10 ایکڑ سے کم ہونے کی وجہ سے، اپیل کنندہ کو زمین کی امداد درست تھی۔ اس سلسلے میں، نچلی تمام عدالتوں نے بیک وقت اپیل کنندہ کے حق میں فیصلہ درج کیا۔ یہ درج فہرست ذاتوں کو سماجی و اقتصادی انصاف فراہم کرنے کے آئینی مینڈیٹ کے نفاذ میں کیا گیا تھا۔ جیسا کہ تمہید اور آئین کے آرٹیکل 46 میں حکم دیا گیا ہے، ریاست میں موجود نزول اراضیں دی گئیں اور اپیل کنندہ کو منتقل کر دی گئیں۔ قاعدہ 3A رہن شدہ نزول اراضی سے متعلق طریقہ کار کا تصور کرتا ہے۔ اس میں اس طرح لکھا ہے:-

"3A۔ رہن شدہ نزول اراضی - نزول کی ملکیت کے ساتھ رہن شدہ زمینوں کی صورت میں رہن دہندگان کے حقوق درج فہرست ذاتوں کی کوآپریٹو سوسائٹی کو منتقل کیے جائیں، جہاں زمین 10 ایکڑ یا اس سے زیادہ ہے اور جہاں یہ 10 ایکڑ سے کم ہے وہاں درج فہرست ذاتوں کے انفرادی اراکین کو قاعدہ 3 (a) اور (b) میں مقرر کردہ طریقے سے اور رہن دہندگان کو رہن کی پوری رقم ادا کرنی چاہیے جو زمین کی فروخت قیمت کے برابر سمجھی جائے گی، ایسی صورتوں میں جہاں رہن کی رقم قواعد کے تحت حکومت کی طرف سے وصول کی جانے والی قیمت سے زیادہ ہو۔ جہاں رہن کی رقم قواعد کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مطابق وصول کی جانے والی قیمت سے کم ہے، دونوں رقوم کے درمیان فرق حکومت کو اور رہن کی رقم رہن داروں کو ادا کی جانی چاہیے۔

اس کا پڑھنا واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ملکیت رہن کے بوجھ سے دوچار نزول اراضی کی صورت میں، زمین کو درج فہرست ذاتوں کو آپریٹو سوسائٹی یا درج فہرست ذاتوں کے رکن کو منتقل کیا جائے گا جیسا کہ قاعدہ 3 میں اشارہ کیا گیا ہے اور امداد دینے والے کو گروی کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ اس طرح عطیہ دہندہ کو چھٹکارے کا حق دیا گیا ہے۔ امداد دینے والے کو رہن کی پوری رقم ادا کرنی چاہیے جو زمین کی فروخت قیمت کے برابر سمجھی جائے گی۔ ایسے معاملات میں جہاں رہن کی رقم قواعد کے تحت حکومت کی طرف سے وصول کی جانے والی قیمت سے زیادہ ہے، وہی ادا کی جانی چاہیے۔ جہاں رہن کی رقم وصول کی جانے والی قیمت سے کم ہے، رہن کی رقم اور وصول کی جانے والی قیمت کے درمیان فرق حکومت کو اور رہن کی رقم رہن دار کو ادا کی جانی چاہیے۔ اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ امداد قیمت کی ادائیگی سے مشروط ہے۔ رہن کی رقم یا قیمت کے فرق کو ریاست کو قابل ادائیگی قیمت سمجھا جاتا تھا اور رہن کی رقم رہن دار کو قابل ادائیگی ہوتی ہے۔ نزول اراضی کی تعریف کی روشنی میں، چونکہ زمین تسلیم شدہ طور پر غیر منقولہ ہے، اس لیے زمین رہن کے چھٹکارے کے تابع ریاست کے پاس تھی۔ جہاں نزول اراضی پر ملکیت کے رہن کا بوجھ ہے، ریاست کے پاس یا تو خود یہ اختیار ہے کہ وہ رہن دار کو رقم ادا کر کے رہن کو چھڑائے یا امداد دینے والے رہن دار کو رقم ادا کر کے رہن کو چھڑانے کا حقدار ہو گا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا 1913 کا ایکٹ نزول اراضی کے ملکیتی رہن کے چھٹکارے پر لاگو ہو گا؟ عدالت عالیہ اور نیچے کی عدالتوں نے واضح طور پر پایا کہ نزول اراضی کے حوالے سے "قاعدے کی زبان سے یہ واضح ہے کہ مقسوم الیہ کو رہن کی رقم خود پہلے رہن دار کو ادا کرنے کی ضرورت ہے"۔ لیکن عدالت عالیہ نے پایا کہ اسے ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرتے ہوئے رہن کو چھڑانے کی ضرورت ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کلکٹر قیمت لینے اور رہن کو چھڑانے کا مجاز نہیں تھا۔ (گورنمنٹ) گرانٹس ایکٹ، 1895 کے دفعہ 2 میں کہا گیا ہے کہ "ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ، 1882 میں موجود کوئی بھی چیز کسی بھی امداد یا زمین کی دوسری منتقلی یا اس میں حکومت کی طرف سے یا اس کی طرف سے کسی بھی شخص کو یا اس کے حق میں کی جانے والی کسی بھی سود پر لاگو نہیں ہو گی یا اس کا اطلاق کبھی نہیں سمجھا جائے گا۔ لیکن اس طرح کی ہر امداد اور منتقلی کا مطلب یہ ہو گا اور اس طرح نافذ ہو گا جیسے کہ مذکورہ ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا۔" اس طرح یہ واضح

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے کہ زمین یا اس میں کسی سود کی کسی بھی امداد اور منتقلی کے لیے اور حکومت کے حق میں، حکومت کے ذریعے یا اس کی طرف سے کسی ایسے شخص کو یا اس کے حق میں جس کے لیے بھی ایسی امداد یا منتقلی کے لیے ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی توضیعات اس طرح کی امداد یا منتقلی پر لاگو نہیں ہوں گی یا کبھی بھی لاگو نہیں ہوں گی اور یہ ایکٹ اس طرح نافذ ہو گا جیسے کہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ منظور نہیں ہوا ہے۔ دفعہ 3 میں مزید کہا گیا ہے کہ "جیسا کہ مذکورہ بالا کسی بھی طرح کی امداد یا منتقلی میں موجود تمام دفعات، پابندیاں، شرائط اور حدود درست ہوں گی اور اس کے برعکس قانون کی کسی بھی حکمرانی، قانون یا قانون سازی کے مطابق ان کے مطابق نافذ ہوں گی۔ دوسرے لفظوں میں، قانون کی کسی بھی حکمرانی، قانون یا قانون سازیہ کے کسی بھی امداد یا منتقلی میں موجود دفعات، توضیعات، شرائط اور حدود کے برخلاف قانون سازی کے باوجود، درست ہو گا اور مدت کے مطابق نافذ ہو گا۔ اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ نہ صرف یہ کہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کیتوضیعات کا اطلاق اس طرح کی امداد یا زمین کی منتقلی پر نہیں ہونا چاہیے، قانون کی کسی بھی حکمرانی یا قانون یا ریاستی قانون سازیہ کے قانون سازی بشمول ایکٹ کا نفاذ نزول اراضی کی امداد یا منتقلی سے خارج ہے۔ دفعہ 3 واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ایکٹ کا عمل خارج ہے۔ لہذا، اپیل کنندہ کو ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کی ضرورت کو ختم کر دیا گیا۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ مدت کی ہدایت کے مطابق رقم ادا کرنے کا حقدار ہے یا نزول اراضی کی امداد یا منتقلی کے خط میں مذکور شرائط؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیل کنندہ نے 30 جون 1968 کو مذکورہ رقم ادا کی تھی۔ منسوخی کا حکم اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ منسوخی صرف اس بنیاد پر کی گئی تھی کہ جواب دہندگان 50 سال سے زیادہ عرصے سے ملکیت اور لطف اندوز رہن کے طور پر تھے اور اس لیے انہیں نزول اراضیوں سے بے دخل کرنا مناسب ہو گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کلکٹر کے حکم کے مطابق رقم کی ادائیگی اور اس طرح قواعد کے تحت چھڑائی گئی زمین اس سلسلے میں مقرر کردہ حد کے اندر ہے؟ یہ سچ ہے کہ اگرچہ لاوارث املاک کی زمین ریاست کے پاس تھی، لیکن ملکیت رہن کے بوجھ سے دوچار لاوارث املاک کی زمین کے ساتھ قاعدہ 3A کے ذریعے مختلف سلوک کیا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، قاعدہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ملکیت رہن کے بوجھ سے دوچار زمینوں کے لیے زمین کو لاوارث املاک کے طور پر حوالے کرنے کے باوجود، ریاست پر خود یا امداد دینے والے یا مُنتقِل الیہ کے ذریعے چھٹکارے کی رقم ادا کر کے زمین کو چھڑانے کے حق کا بوجھ ہے۔ اس طرح کی زمین کے لیے امداد یا منتقلی قیمت کے لیے تھی۔ رہن کی رقم کو قیمت سمجھا جاتا تھا۔ زیادہ ہونے کی صورت میں مقررہ قیمت اور رہن کی رقم کے درمیان فرق ریاست کو ادا کیا جانا تھا۔ اس معاملے میں، تسلیم شدہ طور پر، مقررہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

قیمت رہن کے تحت قابل ادائیگی رقم تھی جو اپیل کنندہ نے جمع کرائی تھی۔ حد بندی ایکٹ، 1918 نے ریاست کے لیے رہن کو چھڑانے کے لیے 60 سال کا وقت مقرر کیا تھا لیکن حد بندی ایکٹ، 1963 نے 30 سال کا وقت مقرر کیا تھا جو یکم جنوری 1964 سے نافذ ہوا تھا۔ حد بندی ایکٹ کے دفعہ 30 میں کہا گیا ہے کہ جہاں پرانے ایکٹ میں دی گئی حد کو نئے ایکٹ کے ذریعے کم کیا گیا ہے، وہاں یکم جنوری 1964 سے پانچ سال کے اندر مقدمہ دائر کیا جائے گا۔ مزید ترمیم کے ذریعے، ایکٹ 10، 1969 کے ذریعے، پانچ سال کی مدت کو سات سال تک بڑھا دیا گیا۔ رہن کی تلافی کے لیے حد کی مدت 1971 تک بڑھا دی گئی تھی۔ چونکہ نزول اراضی کی امداد 1968 میں دی گئی تھی اور رقم 30 جون 1968 کو جمع کی گئی تھی، لہذا اپیل کنندہ نے امداد کے حکم میں موجود رقم کی ادائیگی کرکے رہن کو قانونی طور پر چھڑایا تھا۔ مدعا علیہ کے وکیل نے اپیلٹ عدالت میں صاف طور پر تسلیم کیا کہ چھٹکارا حد کے اندر تھا لیکن اس نے دلیل دی کہ ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا تھا اور مقدمے کی تاریخ تک اس پر پابندی عائد کر دی گئی تھی اور اس وجہ سے، اپیل کنندہ کی طرف سے ادائیگی قانون کے مطابق نہیں تھی اور رہن کو مقدمے کی تاریخ کے مطابق قانون کے مطابق چھٹکارا نہیں دیا گیا تھا۔ اس نتیجے کو، اگرچہ اپیلٹ عدالت نے خارج کر دیا تھا، لیکن اسے عدالت عالیہ کے حق میں پایا گیا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ ریاست کو خود ملکیت رہن کے بوجھ سے دوچار نزول اراضی کو چھڑانے کا حق حاصل ہے، اسی زمین کی امداد جو چھٹکارے کے تابع ہے، امداد دینے والے کو ریاست کو دستیاب حدود کے اندر چھٹکارے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ یہ آرڈر کے قیود سے ہو سکتا ہے، یعنی رہن دار کو ادائیگی کرنا یا حکومت کے پاس جمع کرنا۔ چونکہ حکم نامے میں خاص طور پر حکومت کے ساتھ ادائیگی کا دعوی کیا گیا ہے اور اسے ادا کر دیا گیا ہے، اس لیے ایکٹ کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار پر عمل کرنے کی ضرورت کو نہ صرف (گورنمنٹ) گرانٹس ایکٹ کے دفعہ 3 کے عمل سے بلکہ نزول اراضی کی امداد یا منتقلی کی قیود سے بھی ختم کر دیا گیا ہے۔

لہذا، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو قبضے سے راحت دینے سے انکار کرنا درست نہیں تھا۔ اس کے مطابق، عدالت عالیہ کے فیصلے اور ڈگری کو الگ کر دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کی تصدیق کی جاتی ہے جیسا کہ درخواست کی جاتی ہے۔ اس کے مطابق اپیل کی منظوری پورے اخراجات کے ساتھ دی جاتی ہے۔

ٹی این اے **اپیل کی اجازت دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document